

ملیر ۛ علیہ تم
ہی سے ہے



ریما نور رضوان

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

میری عید تم ہی سے ہے

ریمائور رضوان

پاک سوسائٹی کے تحت شائع ہونے والا افسانہ میری عید تم ہی سے ہے کے حقوق طبع و نقل بحق ویب سائٹ **PAKSOCIETY.COM** اور مصنفہ (ریمائور رضوان) محفوظ ہیں۔

کسی بھی فرد، ادارے، ڈائجسٹ، ویب سائٹ، ایپلیکیشن اور انٹرنیٹ کسی کے لئے بھی اس کے کسی حصے کی اشاعت یا کسی بھی ٹیوی چینل پر ڈرامہ و ڈرامائی تشکیل و ناول کی قسط کے کسی بھی طرح کے استعمال سے پہلے پبلشر (پاک سوسائٹی) سے تحریری اجازت لینا ضروری ہے۔ بہ صورت دیگر ادارہ قانونی چارہ جوئی اور بھاری جرمانہ عائد کرنے کا حق رکھتا ہے۔

ہانیہ! کہہ دو ماما کو۔۔۔ ”میں نہیں مانتی اس بچپن کے نکاح کو۔۔۔ بارہ سال کی عمر میں کوئی نکاح ہوتا ہے کیا۔۔۔؟ مجھے اس وقت نہ کوئی ڈھنگ، تمیز، علم، شعور کچھ بھی نہ تھا لے کر باندھ دیا شادی جیسے بندھن میں۔۔۔“

وانیہ کو جب سے پتہ چلا کہ اس کا نکاح بچپن میں ہی اپنے پھوپھو زاد احمہ علی سے ہو گیا تھا وہ اشتعال میں آگئی تھی۔

”ہانیہ! تجھے تو پتہ ہے مجھے تو میرج کا کتنا شوق ہے۔۔۔“

”وانیہ! یار ہمارے بڑے ہمارے لئے جو سوچتے سمجھتے اور کرتے ہیں ناں، اسی میں ہماری بھلائی پوشیدہ ہوتی ہے۔“

ہانیہ نے اپنے تئیں سمجھانے کی سعی کی تھی۔

”ہانیہ! تو جا کر کہہ دے ماما کو کہ میں نہیں مانتی اس رشتے کو۔۔۔۔۔ میں تو نجانے کتنے خواب سنجوئے تھے۔ میں شوخی و شرارتوں سے بھری لڑکی۔۔۔ رنگوں اور خوشبو کی دیوانی۔۔۔ حسین خیالات و تصورات میں رہنے والی۔۔۔۔۔ زندگی کو زندہ دلی سے جینے والی۔۔۔۔۔ میری زندگی میں اتنی روکھی پھکی بات۔۔۔ اتنا اہم رشتہ۔۔۔ شادی جیسا معتبر بندھن۔۔۔۔۔ پاکیزہ رشتہ۔۔۔۔۔ بچپن میں ہی اس بندھن میں بندھ گئی۔۔۔۔۔ ہنستے کھلتے شرارتوں کے درمیاں۔۔۔۔۔ مجھے پتہ بھی نہ چلا اور نکاح نامہ پر انگوٹھا لگوایا گیا۔۔۔۔۔ آڑھے ٹیڑھے سنگینچر لے لیئے۔۔۔۔۔ نہ گھر میں گانے بجے۔۔۔۔۔ نہ ڈھولکی۔۔۔۔۔ نہ سکھیوں کی چھیڑ چھاڑ۔۔۔۔۔ میری یادداشت کے کسی کونے میں بھی یہ یاد جاو داں نہیں کہ میں کسی کی منکوحہ ہوں۔۔۔۔۔ میم۔۔۔۔۔ میں۔۔۔۔۔ اس رشتے کو نہیں مانتی۔۔۔۔۔“

حیرت و غم کا بیک وقت ایسا الیکٹرک شارٹ لگا تھا کہ وانیہ کو رہ۔۔۔ رہ کر غصہ آ رہا تھا۔ بھنگائی تھی۔

وانیہ اس انکشاف کو قبول ہی نہیں کر پار ہی تی۔

”وانیہ! بچپنا چھوڑ۔۔۔۔۔ ہوش کر۔۔۔۔۔ حقیقت کو قبول کر۔۔۔۔۔ تیرے اس رشتے کو نہ مانے سے۔۔۔۔۔ خواہ مخواہ چیخنے، چلانے سے۔۔۔۔۔ واویلا مچانے سے۔۔۔۔۔ سچائی نہیں بدلے گی۔۔۔۔۔ بھلائی اسی میں ہے اس حقیقت کو تسلیم کر لیا جائے۔۔۔۔۔“

ہانیہ اس کی باتوں سے جھنجھلا گئی تھی۔

ہانیہ! افسوس صد افسوس تو میری بچپن کی دوست۔۔۔ میری سب سے گہری رازدار۔۔۔ میرے مزاج کے موسموں سے آشنا۔۔۔ میری زندگی کے ہر پہلو سے واقف۔۔۔ میرے خواب و خواہشات کو سمجھنے والی ہمیشہ مجھے سپورٹ کرنے والی۔۔۔ آج جب زندگی کے سب سے اہم موڑ پر مجھے تیری اشد ضرورت ہے تو تویوں ہاتھ چھڑا کر دور کھڑی ہو گئی۔۔۔“ وانیہ شدید دکھی دل کے ساتھ بول رہی تھی۔

”وانیہ! پلیزیار سمجھنے کی کوشش کر۔۔۔ مجھے بھی آج ہی پتہ چلا ہے کہ ماہین کی اور تیری رخصتی ساتھ ہوگی۔۔۔ میں خود حیران تھی اس سچائی پر۔۔۔ مجھے بڑی ممانے بھیجا ہے تیرے پاس۔۔۔ تجھے بتانے۔۔۔ آگاہ کرنے باخبر کرنے کے لیے۔۔۔ نہ کہ تیرا انکار۔۔۔ سنئے۔۔۔“

ہانیہ نے دھیرے دھیرے پیار سے بولا تھا۔
”تو۔۔۔ تو نے بھی میکائیل بھائی سے لو میرج کی ہے۔ میں نے تیرا کتنا ساتھ نبھایا۔۔۔ چپ چاپ چھتوں پر ملوانا۔۔۔ مارکیٹ کی آڑ میں ڈیٹ لگوانا۔۔۔ جہاں میکائیل بھائی تجھے بلاتے میں لے جاتی گھر میں کسی کو ان خفیہ ملاقاتوں کا علم نہیں۔۔۔ تو نے اپنا وقت تو سہانہ یاد گار گزار لیا اور میں۔۔۔“

وانیہ رودی تھی۔ ہانیہ پریشان ہو گئی تھی۔

”وانیہ! یار تو رو نہیں۔۔۔ اور میں کیا کر سکتی ہوں۔۔۔ اگر تیری بچپن میں شادی ہو گئی ہے تو۔۔۔“

ہانیہ اپنی پیاری سہیلی کو دیکھ کر دکھی ہو رہی تھی۔

”وانیہ۔۔۔ رو نہیں اک حل ہے۔۔۔“

ہانیہ نے سوچتے ہوئے کہا۔

وانیہ نے جھکاسراٹھا کر خوشی سے مسکرا کر اسکی جانب دیکھا۔

”وانیہ! میرج تو ہو گئی ہے۔ اب تو لو کر لے۔۔۔ لو میرج ہو جائے گی۔۔۔“

ہانیہ نے شرارت سے آنکھیں مٹکائیں تھیں۔

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

پاک سوسائٹی خاص کیوں ہیں:-

ہائی کوالٹی پی ڈی ایف
ایک کلک سے ڈاؤنلوڈ
ایڈفرس لنکس
ڈاؤنلوڈ اور آن لائن ریڈنگ ایک پیج پر
کتاب کی مختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
نازل اور عمران سیریز کی مکمل رینج

Click on <http://paksociety.com> to Visit Us

<http://fb.com/paksociety>

<http://twitter.com/paksociety1>

<https://plus.google.com/112999726194960503629>

پاک سوسائٹی کو فیس بک پر جوائن کریں

پاک سوسائٹی کو ٹویٹر پر جوائن کریں

پاک سوسائٹی کو گوگل پلس پر جوائن کریں

ہمیں وزٹ کرنے کے لئے ہمارا ویب ایڈریس براؤزر میں لکھیں یا گوگل میں پاک سوسائٹی تلاش کریں۔

اپنے دوست احباب اور فیملی کو ہماری ویب سائٹ کا بتا کر پاکستان کی آن لائن لائبریری کا ممبر بنائیں۔

اس خوبصورت ویب سائٹ کو چلانے کے لئے ہر ماہ کثیر سرمایہ درکار ہوتا ہے، اگر آپ مالی مدد کرنا چاہتے ہیں تو ہم سے فیس

بک پر رابطہ کریں۔۔۔

ہمیں فیس بک پر لائک کریں اور ہر کتاب اپنی وال پر دیکھنے کے لئے ایچ پر دی گئی ہدایات پر عمل کریں:-

**Dont miss a singal one of
your Favourite Paksociety's
Update !**

- i. Open Paksociety Page.
- ii. Click Liked.
- iii. Select Get Notifications.
- iv. Select See First.

All Done

Like Liked Message

☒ Get Notifications
Add to Interest Lists...

Unlike

IN YOUR NEWS FEED

☒ See First
See new posts at the top of News Feed

Default
See posts as usual

Unfollow

”ہانیہ! مجھے معلوم نہ تھا کہ میرے ارمانوں کی سب سے بڑی قاتل تو ہوگی۔۔“

”وانیہ! میری دوست، بی ریلیکس۔۔۔ مجھ سے جو کچھ بھی ہو سکے گا میں تیری مدد ضرور کروں گی۔۔ تو بے فکر رہ۔۔۔“

ہانیہ نے پر اعتماد لہجے میں کہا تھا۔

وانیہ نے خاموشی سے آنکھیں میچ لیں تھیں۔

”اے! کیا بوتر کی طرح آنکھیں میچ لیں تو نے۔۔۔“

ہانیہ نے شرارت سے چھیڑا تھا۔

”کر لے کر لے، خوب نمک پاشی کر لے میرے زخموں پر۔۔۔ تو اب میری دوست نہیں رہی۔ بھانج ہے ناں۔ تو دکھا رہی ہے

بھابھی پن۔۔۔“ وانیہ نے چڑ کر کلس کر کہا تھا۔

ہانیہ نے بے ساختہ زور دار قہقہہ لگایا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

ماہین! تیس دن باقی ہیں، پھر تو سجنائے سنگ سنگ رہو گی۔

ہانیہ نے اپنی نند کو پیار سے چھیڑا تھا۔ جینز کے سوٹ پیک کر رہی تھیں ماہین کے چہرے پر شرمیلی سی مسکائیاں رقصاں تھیں۔

گانے چل رہے تھے تیز والیوم۔۔۔۔ سب کزنز کی چھیڑ چھاڑ جاری تھی۔

وانیہ کا ٹوچ پر تنہا بیٹھی سوچوں میں غطاں تھی۔

”ارے یہ وانیہ کو کیا ہوا ہے۔۔۔“

شمع بیگم پیکو کے ڈپے لے کر آئیں تھیں مارکیٹ سے اپنی ہنس مکھ، چلبلی بیٹی کو اداس دیکھ کر رخسانہ (دیورانی) سے پوچھنے لگیں تھیں۔

”باجی! ہم نے وانیہ کو اس کے نکاح کا اسی لیے نہیں بتایا کہ اس کی پڑھائی ڈسٹرب نہ ہو جائے۔ مناسب وقت کے انتظار میں تھے۔ لیکن یہ درختاں (نند) نے اتنی جلدی مچادی۔ اس کی تو چار ماہ سے ہی رٹ تھی کہ میں سعودیہ سے پاکستان بھرتی کی شادی عید پر اٹینڈ کرنے آؤں گی تو بہو کی بھی

رخصتی لے لوں گی۔ اب ہم کیا کرتے، پھر بھائی صاحب کا بھی یہی کہنا تھا کہ آج نہیں تو کل رخصت کرنا ہی ہے تو درختاں کی خواہش پوری کر دو۔۔“

وانیہ کے کانوں میں بھی ممانور چچی کی باتوں کی آوازیں آرہی تھیں جسے وانیہ دھیان سے سن رہی تھی۔

”وانیہ! درختاں پھپھو کو یکلخت ہی رخصتی کی لگ گئی۔ اتنے سالوں ہو گئے، کبھی پھپھو نے مجھے بہو کی طرح ٹریٹ نہیں کیا اور موصوف احمر علی ہر بند ہیں۔ آج تک ایک کال ایک میسج تک نہ کیا، سڑو۔۔۔“ وانیہ دل ہی دل کڑھ رہی تھی۔

ہانیہ کو اپنی پیاری عزیز دوست کی خاموشی چھ رہی تھی،

ہانیہ کچھ سوچ رہی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

”وانیہ! کیا کر رہی ہے۔۔“

ہانیہ موبائل ہاتھ میں لیے کمرے میں داخل ہوئی تھی۔

”اپنے محرم کو سوچ رہی ہوں۔ یار اتنے سالوں میں انھوں نے کبھی کوئی بات نہیں کی، نہ سلام دعا نہ خیر خیریت۔ نہ ہمارے رشتے کے حوالے سے۔“

وانیہ دکھی دکھی سی لگ رہی تھی۔

چہرے پر اضمحلال چھایا ہوا تھا۔

”وانیہ! تیرے ان کی ہی کال ہے۔۔۔“

ہانیہ نے خوشی سے چپک کر کہا تھا

وانیہ کے چہرے پر شرم و حیا کی لالی چھائی تھی۔

”ہا۔۔۔ہا۔۔۔نیہ۔۔۔“

وانیہ کا لہجہ خوشہ سے لڑکھڑایا تھا۔

”لو۔۔۔میڈم جی۔۔۔بات کرو اپنے ان سے۔۔۔“

”ہانیہ! کیا بات کرو گئی۔۔۔“

وانیہ تذبذب کا شکار تھی۔

”کرناں بات! کل تک تو تیری زبان خوب چل رہی تھی کہ شادی ایسے ہوتی ہے کیا؟ بچپن کے نکاح کو میں نہیں مانتی۔۔۔“

ہانیہ اس کی نقل اتار رہی تھی۔

”ہانیہ! میرا مذاق اڑالے۔۔۔“

وانیہ نے نروٹھے پن سے کہا تھا۔

”چل بس اب بات کر لے۔ احمر علی انتظار میں سوکھ رہا ہو گا۔“

ہانیہ شرارت سے بولتی روم سے نکل گئی تھی۔

”السلام علیکم!۔۔۔“

وانیہ نے مہذب سے دھیمے لہجے میں سلام عرض کیا تھا۔

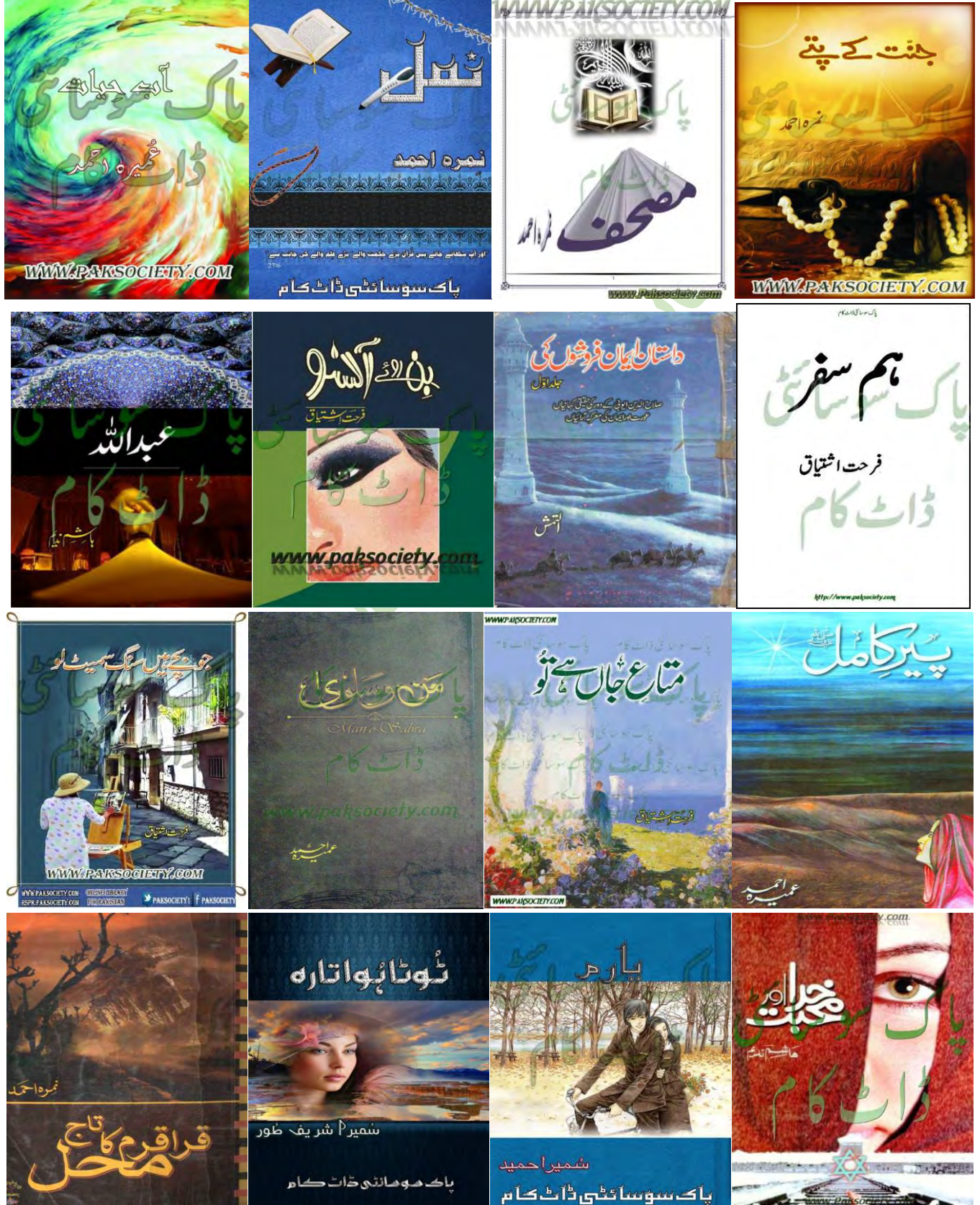
”وعلیکم السلام! میرا دل، میری جان، میری دھڑکن۔۔۔“

جذبوں سے مخمور نشیلی پیاری آواز وانداز پر وانیہ کا دل زوروں سے دھڑکا تھا۔

”وانیہ احمر علی!۔۔۔ مسز وانیہ کیسی ہو۔۔۔؟“

احمر علی کا شوخ سا لہجہ وانیہ کی سماعتوں سے ٹکرایا تھا۔

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام پر موجود آل ٹائم بیسٹ سیلرز:-



وانیہ احمر علی کے طرزِ مخاطب پر حیران تھی۔

”اے۔۔۔ کیا۔۔۔ ہو۔۔۔ بات نہیں کرنی کیا۔۔۔؟“

احمر علی مسکرا کر بولا تھا۔

وانیہ بوکھلا گئی تھی کہ کیا بات کرے۔

وانیہ پچھلے کئی دنوں سے احمر علی کو سوچ رہی تھی۔ یہ نہیں سوچا تھا کہ احمر علی اتنا فرینک نیچر ہو گا۔

”جج۔۔۔ جی۔۔۔“

وانیہ کافی دقت سے بول پائی تھی۔

”لڑکی!۔۔۔ کسی ایرے غیرے سے نہیں اپنے شریک حیات سے بات کر رہی ہو، اس میں الجھنے کی کیا بات ہے۔ سوچنے سمجھنے کی ضرورت نہیں۔ میں بھی تو پہلی بار اپنی منکوحہ سے بات کر رہا ہوں۔ تم میری نصف بہتر، شریک حیات ہو۔ ہنس کر مسکرا کر خوشگوار انداز میں بات کرو۔ دل کی باتیں کرو۔ ہم نے زندگی میں ہم قدم چل کر زندگی میں خوشیاں بھرنی ہیں۔ چاہت اور محبت کے رنگ بھرنے ہیں۔ تمھاری ہر خواہش پوری کرنا میرا اولین چاہت ہے۔ میں کبھی نہیں چاہوں گا کہ میری شریک حیات کو میری جانب سے کبھی بھی ذرہ برابر بھی مایوسی ہو۔۔۔“

احمر علی استحقاق بھرے انداز میں باتیں کر رہا تھا۔ وانیہ کا دل رب کے دربار میں شکر ادا کر رہا تھا۔

بلاشبہ جب انسان معاملات اپنے ہات میں لینے کے بجائے اللہ کے سپرد کرتا ہے تو وہ باری تعالیٰ انسان کی سوچوں سے بڑھ کر اس کو نوازتا ہے پروردگار وہاں سے خوشی و راحت نصیب کرتا ہے جہاں سے انسان گمان بھی نہیں کرتا۔ وانیہ کے لب شرم سے سل گئے تھے۔

احمر علی کی سحر انگیز دلنشین سی باتیں، وانیہ احمر علی کی ذات میں گم تھی۔ احمر علی کب کا اللہ حافظ کر چکا تھا۔ وانیہ موبائل کو دیکھے جا رہی تھی

”ہسٹس۔۔۔۔۔ کیا ہو گیا وانیہ۔۔“ ہانیہ اپنا موبائل لینے آئی تھی اُس کو یوں گم صم بیٹھا دیکھ ٹھٹھکی تھی۔

”وانیہ!۔۔“

ہانیہ نے زور سے آواز لگائی تھی۔

وانیہ چونکی تھی۔

”کیا ہوا؟۔۔۔“

”ارے تجھے کیا ہوا؟۔۔۔۔۔ وانیہ خیریت تو ہے ناں؟“

ہانیہ نے اُسے گم صم دیکھ کر اس کے آگے ہاتھ لہرایا تھا۔

”ہانی!۔۔“

وانیہ خوشی سے چلائی تھی۔

”ہانی!۔۔ احمر علی بہت اچھا ہے۔۔“

وانیہ شرمیلی سی مسکان کے ساتھ بولی تھی۔

”ہیں۔۔۔! فون میں سے کیا منتر پڑھ کر پھونک دیا ہے کل تک جس شخص کو جانتی نہیں تھی آج اُس کی تعریف۔۔۔“

ہانیہ نے مسکرا کر حیرانگی ظاہر کی تھی۔

”ہانیہ! اب مجھے کئی خدشہ، وہم نہیں۔ بس دل نے یقین کر لیا ہے کی رب تعالیٰ نے مجھے اپنی کائنات میں سے سب سے اچھے انسان

سے ملایا ہے۔ رشتہ ازدواج میں منسلک کر کے۔ میں نہ شکری انجانے میں اول فول بکتی رہی۔ آج اپنی ہر بات پر اب کے حضور

معافی طلب کرتی ہوں۔ میرے ماں و باپ کا انتخاب اعلیٰ، عمدہ بہترین ہے۔“

”وانیہ! اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ وگرنہ گھر میں سب تیری جامد چُوب سے پریشان تھے۔ اچھا ہوائی نے پھپھو کو کہا کہ احمر بات کرے

وانیہ سے۔۔۔“

ہانیہ شکر ادا کرتے ہوئے وانیہ کو بتا رہی تھی۔

وانیہ من ہی من مسکرا رہی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

رمضان المبارک کے پہلے عشرے کا آغاز تھا۔ چوتھا روزہ تھا۔ گھر میں گہما گہمی تھی۔ دودو شادیاں تھیں۔ ماہین اور وانیہ بے حد خوشی خوشی شادی کی تیاریاں کر رہیں تھیں۔ عید کے دوسرے دن دونوں کی شادی تھی۔ پچیس دن باقی تھے اور کاموں کا انبار تھا۔

”وانیہ! فضول خریداری ہر گز نہ کرنا۔ سلیکٹڈ چیزیں لوجو ضروری ہیں۔ باقی جو چاہیے ہو گا میں خود دلا دوں گا۔“ احمر وانیہ کو دس دفعہ کی بولی بات بول رہا تھا۔

”احمر! تم ناں۔۔۔ ماہین کو دیکھو کتنی خریداری کر رہی ہے۔۔۔ لگ رہا ہے آنے والے دس، پندرہ سال تک میاں کی جیب سے اک سکہ خرچ نہیں ہونے دے گی۔“ وانیہ ناراضگی سے بولی تھی۔

”وانیہ! اس نے وہیں رہنا ہے تمہیں سعودیہ آنا ہے۔ کتنا لگیج کرنا ہے یار۔۔۔“ احمر علی نے مسکرا کر چھیڑا تھا۔

”احمر! میں خوش قسمت ہوں کہ شادی کے بعد ہر لڑکی ماں و باپ کو چھوڑ کر اپنے گھر چلے جاتی ہے۔ بیشک میں اپنے مماء، پاپا، فیملی سے دور ہو جاؤں گی لیکن شکر ہے مالک برحق کا کہ میں صبح و شام حرام شریف کا دیدار کروں گی۔“ وانیہ کے لہجے سے خوشی جھلک رہی تھی۔

احمر علی کا فلیٹ حرام شریف کے بالکل سامنے ہی تھا۔ احمر جب جب وانیہ کو بتاتا وانیہ خوشی سے نہال ہو جاتی تھی۔ رمضان یوں ہی گذر گئے تھے آج چاند رات تھی گھر میں خوشی کی لہر دوڑ گئی تھی۔ دودن بعد شادی تھی۔ عید اور شادی دونوں کی ہی خوشی بے حد خوشی تھی سبھی کو۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

میری عید تم ہی سے ہے

میری ہر خوشی تم ہی سے ہے

میری زندگی کا محور ہو

تمام تر چاہتیں تم ہی سے ہیں

جلہ عروسی میں احرر نے قدم رکھتے ہی شعر کہا تھا۔ وانیہ کا سر مزید جھک گیا تھا۔ احرر وانیہ کو دولہن کے روپ میں دیکھ کر مبہوت رہ گیا تھا۔ احرر نے وانیہ کا حنائی، گجروں بھرا ہاتھ تھاما تھا۔

”آؤ وانیہ! چاند دیکھتے ہیں۔ ہماری عید آج ہوگی۔“ احرر علی حکایت دل سنار ہا تھا۔

وانیہ بے پناہ خوش تھی۔ اتنے اچھے چاہنے والے ہمسفر کا ساتھ پا کر من ہی من اپنے رب کا شکر ادا کر رہی تھی۔ میں احمق تھی جو لو میرج کرنا چاہتی تھی۔ اصل خوشی ارنج میرج میں ہے۔ جس میں نہ صرف دولہا، دولہن خوش ہوتے ہیں بلکہ تمام فیملی اور خاندان کا ہر فرد خوش ہوتا ہے۔ وانیہ اپنی حماقتوں بھری باتیں یاد کر رہی تھی۔ دھیمی سی مسکان وانیہ کے لبوں کا احاطہ کیئے ہوئے تھی

☆☆☆☆☆☆☆☆

ختم شد